

1 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1961

شری سدھنسو شیکھر سنگھ دیو

بنام

ریاست اڑیسہ اور ایک اور

21 ستمبر 1960

ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا، جے۔ سی۔ شاہ اور این
-راجا گوپال ایانگر، جسٹسز

زرعی انکم ٹیکس - ہندوستانی ریاست کا سابق حکمران - ٹیکس سے استثنیٰ - انضمام کے معاہدے پر مبنی
دعویٰ - کیا انصاف کے قابل ہے - "شخص" کی تعریف - کیا "حکمران" کو خارج کیا گیا ہے - اڑیسہ زرعی
انکم ٹیکس ایکٹ، 1947 (اڑیسہ 24 آف 1947)، دفعات (i) 2، 3 - آئین ہند، آرٹیکل 291،
-363، 362

15 دسمبر 1947ء کو سابق ریاست سوپور کے حکمران نے انضمام کے ایک معاہدے پر عمل درآمد کیا
جس کے تحت حکومت ہند نے ریاست کے علاقے پر مکمل خود مختاری کے حقوق حاصل کیے، لیکن اپیل کنندہ
سے متعلق نجی املاک اور ذاتی حقوق، مراعات، وقار وغیرہ کی ملکیت اور مکمل استعمال کیا، جو اسے 15 اگست
1947 سے فوراً پہلے حاصل تھے۔ آرٹیکل 4 اور 5 کے تحت انہیں ضمانت دی گئی تھی۔ 27 جولائی 1949ء کو
گورنر جنرل آف انڈیا نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست سوپور سمیت ضم شدہ اڑیسہ
ریاستوں کا انتظام ہر طرح سے کیا جائے گا جیسے کہ وہ صوبہ اڑیسہ کا حصہ ہوں۔ اس دوران اڑیسہ زرعی انکم ٹیکس
ایکٹ، 1947، صوبہ اڑیسہ کی مقننہ کے ذریعہ نافذ کیا گیا تھا اور 30 دسمبر 1949 کو اڑیسہ کے گورنر کے
ذریعہ جاری کردہ آرڈیننس کی بنیاد پر، یہ قانون ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں پر لاگو ہوا۔ ایکٹ کی دفعہ (i) 2 میں
ایک "شخص" کو ہندوستانی ریاست کے حکمران کے طور پر بیان کیا گیا تھا، لیکن لاز آرڈر، 1950 کے
مطابق، ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کا حوالہ 26 جنوری 1950 سے حذف کر دیا گیا تھا۔ درخواست
گزار نے دلیل دی کہ وہ ایکٹ کے تحت زرعی آمدنی پر ٹیکس لگانے کے ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ (1) ریاست
سوپور کے حکمران کی حیثیت سے، وہ اپنی ریاست کے ضم ہونے سے پہلے، اپنی نجی جائیداد کے سلسلے میں

ٹیکس کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھے اور انضمام کے معاہدے کے آرٹیکل 4 اور 5 کے ذریعہ ٹیکس سے ان کی استثنیٰ کی ضمانت دی گئی تھی۔ اور (2) کہ ایکٹ کی دفعہ 2، شق (1) میں ترمیم کی وجہ سے، وہ ایکٹ کے معنی رکھنے والے شخص کے اندر نہیں تھا اور لہذا وہ زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا۔

منعقد: (1) کہ ایکٹ کی دفعہ 2، شق (1) میں "فرد" کی تعریف میں ترمیم سابق ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے خارج کرنے کے مقصد سے نہیں کی گئی تھی، بلکہ صرف اس شق کو حذف کرنے کے لئے کی گئی تھی جو ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے پیش نظر کوئی عملی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ درخواست گزار اس بنیاد پر ٹیکس سے استثنیٰ کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ "شخص" نہیں ہے، قانون میں واضح استثنیٰ کی شق کی عدم موجودگی میں۔

(2) ضم ہونا کے معاہدے کے آرٹیکل 4 اور 5 کے تحت ضمانت دی گئی مراعات سابق حکمران کی حیثیت سے درخواست گزار کی صرف ذاتی مراعات تھیں اور یہ مراعات اس کی نجی ملکیت تک نہیں پھیلتی تھیں۔

دشویشور راؤ بنام ریاست مدھیہ پردیش، (1952) ایس سی آر 1020، اس کے بعد۔

(3) درخواست گزار کی جانب سے ضم ہونا کے معاہدے پر انحصار کرتے ہوئے ٹیکس سے استثنیٰ کا دعویٰ منصفانہ نہیں تھا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1958 دیوانی اپیل نمبر 307 تا 309۔

اڈیسہ ہائی کورٹ کے یکم اگست 1956 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیلیں 1954 کے او جے سی نمبر

16، 19، 137 اور 61 میں درج ہیں۔

سی۔ بی۔ اگروال اور پی۔ سی۔ اگروال، اپیل کنندہ کی طرف سے (C. As. Nos. 307

to 309 of 58)۔

جواب دہندگان کی طرف سے این۔ سی۔ چٹرجی، جے۔ ایچ۔ امریگر اور ٹی۔ ایم۔ سین (تمام

اپیلوں میں)۔

21 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا

شاہ جسٹس۔ یہ تین اپیلوں کا ایک گروپ ہے جو ہائی کورٹ آف جوڈیکل ریویو کی جانب سے جاری

کردہ آئین کے آرٹیکل 1323 کے تحت فنٹس سٹوکیٹ کے ساتھ دائر کیا گیا ہے۔

صوبہ اڑیسہ کی مقننہ نے 1947 کا اڑیسہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ XXIV نافذ کیا۔ اس کے بعد اسے

صوبہ اڑیسہ میں واقع زمینوں سے حاصل ہونے والی زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس عائد کرنے کا ایکٹ کہا جاتا ہے۔

اس ایکٹ کو 10 جولائی سے نافذ کیا گیا تھا، دفعہ 3 کے مطابق، ہر شخص کی پچھلے سال کی کل آمدنی پر شیڈول میں متعین شرح یا شرح پر زرعی انکم ٹیکس کو ہر مالی سال کے لئے قابل ادائیگی بنایا گیا تھا۔ اس دفعہ کی شرط کے تحت مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت یا کسی مقامی اتھارٹی کی زرعی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ تھی۔ دفعہ 2، شق (1) میں افراد کو ہندوستانی ریاست کے حکمران کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان تین اپیلوں میں اپیل گزار ریاست سوپور کا سابق حکمران ہے۔ 15 اگست 1947 کو ڈومینین آف انڈیا کے قیام کے بعد، اپیل کنندہ نے ریاست سوپور کے حکمران کی حیثیت سے ڈومینین کے ساتھ الحاق کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جو تین موضوعات - دفاع، خارجہ امور اور مواصلات تک محدود تھا۔ 15 دسمبر 1947 کو، انہوں نے ضم ہونے کے معاہدے پر عمل درآمد کیا جس کے تحت ریاست سوپور کا علاقہ ڈومینین آف انڈیا کے علاقے میں ضم ہو گیا۔ ضم ہونے کے معاہدے کی بنیاد پر، حکومت ہند نے ریاست کے علاقے پر مکمل خود مختار حقوق حاصل کیے، لیکن اپیل کنندہ سے متعلق نجی جائیدادوں کی ملکیت اور ان کا مکمل لطف آرٹیکل 3 کے تحت اس کو ضمانت دیئے گئے معاہدے کے تحت تھا۔ 1947 کے ماورائے صوبائی دائرہ اختیار ایکٹ 47 کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، حکومت ہند نے 23 مارچ 1948 کو ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ اڑیسہ کی صوبائی حکومت کو ریاست سوپور سمیت اڑیسہ کی ضم شدہ ریاستوں کے انتظام کے لئے مکمل اختیارات تفویض کیے۔ صوبہ اڑیسہ کی حکومت نے ضم شدہ ریاستوں پر درخواست دی۔ 19 جنوری 1949 کو ایکٹ کی دفعہ 1 اور 1 اپریل 1949 کے نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایکٹ کی بقیہ دفعات - دریں اثناء، ترمیم کے ذریعے، دونی دفعات، دفعہ 902 (اے) اور دفعہ 902 (بی) کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں شامل کیا گیا۔ اس طرح ہندوستان کے گورنر جنرل کو حکم کے ذریعے یہ ہدایت دینے کا اختیار دیا گیا کہ ضم شدہ ریاست کو ہر لحاظ سے چلایا جائے گا جیسے کہ یہ حکم میں بیان کردہ گورنر کے صوبے کا حصہ ہو۔ گورنر جنرل آف انڈیا نے دفعہ 290 (اے) اور 290 (بی) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 27 جولائی 1949 کو ایک حکم نامہ جاری کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست سوپور سمیت ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں کا انتظام ہر لحاظ سے کیا جائے گا جیسے کہ وہ یکم اگست 1949 سے اڑیسہ صوبے کا حصہ ہیں۔ 30 دسمبر 1949 کو اڑیسہ کے گورنر نے 1949 کا آرڈیننس نمبر 4 جاری کیا جس میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1947 کو ضم شدہ اڑیسہ ریاستوں پر لاگو کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس آرڈیننس کی جگہ بعد میں 1950 کے اڑیسہ ضم شدہ ریاستیں (قوانین) ایکٹ، XVI نے لے لی۔ اس کے بعد درخواست گزار کو زرعی انکم ٹیکس افسر نے اپنی زرعی آمدنی کا گوشوارہ پیش کرنے کے لئے کہا۔ درخواست گزار نے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری سے

اختلاف کیا اور گوشوارے جمع کرانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد زرعی انکم ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کے پاس موجود زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور 50-1949 سے 1953-54 تک ٹیکس ادا کرنے کے لئے اس کا جائزہ لیا۔ عدالت نے درخواست گزار پر 50-1949 اور 1950-51 کے گوشوارے جمع نہ کرانے پر جرمانہ بھی عائد کیا۔ ٹیکس لگانے اور جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت دینے کے حکم کے خلاف اپیل گزار نے زرعی انکم ٹیکس کے اسٹنٹ کلکٹر سمبل پور سے اپیل کرنے کو ترجیح دی۔ ان ایپلوں کو اس افسر نے مسترد کر دیا تھا۔ کلکٹر آف کمرشل ٹیکس، کلک اور بورڈ آف ریونیو کو نظر ثانی کی درخواستیں ناکام رہیں۔

درخواست گزار نے اڑیسہ ہائی کورٹ میں چار عرضیاں دائر کی ہیں، جن میں 1954 کی درخواستیں نمبر 17، 16، 19 اور 137 شامل ہیں، جن میں بالترتیب 1951-52، 1950-51، 1949-50 اور 1952-53 کے لئے ٹیکس لگانے والے حکام کے ذریعے کیے گئے تخمینے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ان چھ عرضیوں اور کچھ دیگر درخواستوں کی سماعت اڑیسہ ہائی کورٹ کی ڈویژن پنچ نے کی تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ضم ہونا معاہدے کے تحت نجی جائیدادوں کی مکمل ملکیت، استعمال اور لطف اندوزی کی ضمانت کے ذریعہ اپیل کنندہ کی جائیدادوں کو ایکٹ کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کیا گیا تھا اور واضح اہتمام کی عدم موجودگی میں، زمینوں سے اس کی آمدنی زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ اپیل کنندہ ایک سابق اڑیسہ ریاست کا حکمران تھا، لیکن وہ ایکٹ کے معنی کے اندر ایک شخص تھا اور زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ لہذا فاضل ججوں نے درخواست گزار کی 1950-51، 1951-52، 1952-53 زرعی انکم ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کو مسترد کر دیا اور 50-1949 کے سلسلے میں تشخیص کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ اور سال 50-1949 اور 51-1950 کے سلسلے میں جرمانے عائد کرنے کے احکامات۔ سال 1950-51، 1951-52 اور 1952-53 کے سلسلے میں تشخیص کو منسوخ کرنے کی درخواستوں کو خارج کرنے کے احکامات کے خلاف، ان ایپلوں کو آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے منظور کردہ شپولکیٹ کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے۔

درخواست گزار بلاشبہ 15 اگست 1947 سے پہلے ایک ہندوستانی ریاست کا حکمران تھا، لیکن 15 دسمبر، 1947 کو اس کے ذریعہ انجام دیئے گئے ضم ہونا کے معاہدے کی وجہ سے، اس کی خود مختاری ختم ہو گئی۔ ضم ہونا کے معاہدے کی شرائط کے آرٹیکل 1 کے تحت، درخواست گزار نے ریاست کی حکمرانی کے لئے اور اس

کے سلسلے میں ڈومینین آف انڈیا کو مکمل اور خصوصی اختیار، دائرہ اختیار اور اختیارات سونپ دیئے اور مقررہ دن پر ریاست کی انتظامیہ کو منتقل کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور مذکورہ دن سے ڈومینین حکومت اس اختیار کو استعمال کرنے کی اہل ہوگئی۔ ایسے معاملات میں ریاست کی حکمرانی کے سلسلے میں اختیار اور دائرہ اختیار اور دائرہ اختیار ایسی ایجنسی کے ذریعے جو حکومت مناسب سمجھتی ہے۔ آرٹیکل 3 کے تحت درخواست گزار ضم ہونے کی تاریخ کو اپنی تمام نجی جائیدادوں (لیکن ریاستی املاک کی نہیں) کی مکمل ملکیت، استعمال اور لطف اندوزی کا حقدار رہا، آرٹیکل 53 کے ذریعے، ڈومینین حکومت نے قانون اور رسم و رواج کے مطابق ریاست کی گڈی اور ذاتی حقوق کے مطابق جائینی کی ضمانت دی، درخواست گزار کے استحقاق، وقار اور لقب۔ آرٹیکل 4 کے تحت یہ کہا گیا تھا کہ "راجا، رانی، راج ماتا، پوراج اور پورنی 15 اگست، 1947 کے فوری بعد ریاست کے علاقوں کے اندر یا باہر ان کو حاصل تمام ذاتی مراعات کے حقدار ہوں گے۔"

درخواست گزار کا کہنا ہے کہ ریاست سونپور کے حکمران کی حیثیت سے وہ اپنی ریاست کے ضم ہونے سے پہلے اپنے علاقے کے اندر اور باہر اپنی نجی جائیداد کے حوالے سے ٹیکس کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک حکمران کی حیثیت سے اپنی ریاست کے اندر اپنی جائیداد کے حوالے سے اور ریاست سے باہر اپنی جائیداد کے حوالے سے بین القومی قانون کے اصولوں کے تحت اس قدر مستثنیٰ تھے کہ وہ کسی ریاست کے حکمران کی جائیدادوں کو ٹیکس سے محفوظ رکھتے ہیں۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ آرٹیکل 4 اور 5 کے تحت ڈومینین حکومت نے انہیں 15 اگست 1947 سے قبل علاقے کے اندر یا باہر حاصل تمام ذاتی حقوق، مراعات، اعزازات اور اعزازات کی ضمانت دی تھی اور ریاست اڑیسہ یا مرکزی حکومت کی طرف سے ان کی نجی جائیداد پر ٹیکس لگانے کی کوئی بھی کوشش اس ضمانت کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ اس ضمانت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تمام قانون سازی ضم ہونے کے معاہدے کی روشنی میں کی جانی چاہیے جس کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل 362 میں شامل ہے اور اسے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے حالانکہ مقننہ کی جانب سے اس سلسلے میں کوئی واضح اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ آرٹیکل 4 اور 5 کے تحت ضمانت دی گئی مراعات سابق حکمران کی حیثیت سے اپیل کنندہ کے ذاتی استحقاق ہیں اور یہ مراعات اس کی ذاتی ملکیت تک نہیں پھیلتی ہیں۔ خیر گڑھ کے حکمران (جو درخواست گزار کے ذریعے نافذ کیے گئے معاہدے کے آرٹیکل 4 کی شرائط سے مماثلت رکھتا تھا) کے ذریعے ضم ہونا معاہدے کی دفعہ 4 کی تشریح پر اٹھائے گئے اسی طرح کے اعتراض سے نمٹتے ہوئے، ایس۔ آر۔ داس، جے، (جیسا کہ وہ اس وقت تھا)

نے وشولیشور راؤ بنام ریاست مدھیہ پردیش (1953) ایس سی آر 1020، 1054 میں مشاہدہ کیا۔
 "وہ ضمانت یا یقین دہانی جس کا مناسب احترام کیا جانا چاہئے وہ حکمران کے ذاتی حقوق، استحقاق اور عزت تک محدود ہے۔ یہ ذاتی ملکیت تک نہیں پھیلتا ہے جو ذاتی حقوق سے مختلف ہے۔

یہ قانون "ہر شخص" کی زرعی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ دفعہ 3 کے تحت مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور مقامی حکام کی زرعی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے، لیکن یہ استثنا کسی دوسرے ادارے یا شخص کو نہیں دیا گیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 2 میں افراد کے لفظ کی تعریف میں شق (1) اور ہندوستانی ریاست کے حکمران کو واضح طور پر شامل کیا گیا تھا اور لاز آرڈر، 1950 کے مطابق، ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کا حوالہ 26 جنوری 1950 سے حذف کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس ترمیم کے ذریعے ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے خارج کرنے کا ارادہ ہمارے خیال میں ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ جن تاریخوں پر یہ قانون نافذ کیا گیا تھا اور 1950 کے قوانین کے آرڈر کے مطابق، دور رس اثرات کے متعدد سیاسی واقعات رونما ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ ایک ہندوستانی ریاست کا حکمران نہیں رہا تھا۔ 26 جنوری 1950 کو، جس تاریخ کو ایڈپٹیشن آف لاز آرڈر، 1950 نافذ ہوا، اس تاریخ میں کوئی ہندوستانی ریاست وجود میں نہیں تھی۔ ہندوستانی ریاستوں کے سابق حکمرانوں کے خود مختار حقوق کو ختم کر دیا گیا، اور ان کے علاقوں کو ہندوستانی یونین میں ضم کر دیا گیا۔ ایکٹ کی دفعہ 2، شق (1) میں "شخص" کی تعریف میں ترمیم سابق ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کو ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے خارج کرنے کے مقصد سے نہیں کی گئی تھی: یہ صرف ایک شق کو حذف کرنے کے لئے کی گئی تھی جس کی سیاسی تبدیلیوں کے پیش نظر کوئی عملی اہمیت نہیں تھی۔ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ایکٹ کے ذریعہ عائد کی گئی ہے اور ایکٹ میں اپیل کنندہ کے حق میں کوئی واضح استثنا نہیں ہے۔ اس لئے درخواست گزار کے استثنیٰ کے دعوے کو اس بنیاد پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا کہ وہ "شخص" نہیں ہے۔

آئین کے آرٹیکل 362 میں کہا گیا ہے:

قانون بنانے کے لئے پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مقننہ کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یا یونین یا ریاست کے انتظامی اختیارات کے استعمال میں، کسی بھی ایسے معاہدے یا معاہدے کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کا مناسب احترام کیا جائے گا جیسا کہ آرٹیکل 291 میں ذاتی حقوق کے سلسلے میں ذکر کیا گیا ہے، ایک ہندوستانی ریاست کے حکمران کے استحقاق اور وقار.."

آئین کی دفعہ 291 کسی بھی ہندوستانی ریاست کے حکمران کی جانب سے آئین کی ادائیگی کے

آغاز سے قبل کئے گئے کسی بھی معاہدے یا معاہدے کے تحت حکمرانوں کی پرائیویسی سے متعلق ہے جس کی ادائیگی ٹیکس سے آزاد ہے جیسا کہ ڈومینین آف ڈومینین آف انڈیا کی حکومت نے دیا ہے یا یقین دہانی کرائی ہے۔ آرٹیکل 362 پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ کو آئین کے بعد قانون بنانے کی سفارش کرتا ہے کہ وہ کسی بھی معاہدے یا معاہدے کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کا مناسب خیال رکھیں۔ اگرچہ آرٹیکل 362 اپنی سفارشات میں پرائیویسی پرس سے متعلق معاہدوں تک محدود نہیں ہے اور آئین کے نفاذ سے پہلے ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کے ذریعہ کئے گئے تمام معاہدوں اور معاہدوں کا احاطہ کرتا ہے جس میں ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذاتی حقوق، مراعات اور وقار کی ضمانت دی گئی تھی، لیکن یہ کسی سابقہ ہندوستانی ریاست کے سابق حکمران کے کہنے پر قابل نفاذ کسی بھی قانونی ذمہ داری کو درآمد نہیں کرتا ہے۔ اگر اس سفارش کے باوجود کہ معاہدے یا معاہدے کے تحت دی گئی ضمانت یا یقین دہانی کا مناسب احترام کیا جائے گا، پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مقننہ کسی ہندوستانی ریاست کے حکمران کے ذاتی حقوق، استحقاق اور وقار سے متصادم قوانین بناتی ہے، تو قانون سازی کے اختیار کا استعمال معاہدے یا معاہدے پر بھروسہ نہیں کر سکتا، کسی بھی عدالت میں پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے، اور یہ آئین کے آرٹیکل 363 کے ذریعہ واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے۔

درخواست گزار کی یہ عرضی کہ وہ ضم ہونا کے معاہدے کی شرائط کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے اور وہ ضم ہونا معاہدے کی شرائط کے مطابق ٹیکس لگانے کے لئے ریاست اڑیسہ کے ذریعہ مقرر کردہ اتھارٹی کے دعوے کی مخالفت کر رہے تھے، اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ درحقیقت درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنی درخواستوں کے ذریعے ضم ہونا معاہدے کے آرٹیکل 4 کی شرائط کو نافذ کرنے کی درخواست کی تھی۔ درخواست گزار نے اپنی عرضیوں میں دلیل دی کہ زرعی انکم ٹیکس ایکٹ کو نافذ کرنے اور اس کے خلاف اسے نافذ کرنے کی کوشش میں ریاست اڑیسہ نے ضم ہونا معاہدے کی شرائط کے برعکس کام کیا اور اس نے ہائی کورٹ سے ضم ہونا معاہدے کی شرائط کو نافذ کرنے کی درخواست کی۔ لہذا اس بنیاد پر کہ اس کی نجی جائیداد کے سلسلے میں زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ایکٹ کی دفعہ 3 کے ذریعہ اپیل کنندہ پر عائد کی گئی ہے، اور اپیل کنندہ کے ذریعہ دعویٰ کردہ استثنائی ضم ہونا کے معاہدے کے معنی کے اندر ذاتی حقوق یا استحقاق میں سے ایک نہیں ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ کے ذریعہ کیا گیا دعویٰ منصفانہ نہیں ہے، درخواست گزار کی جانب سے ایکٹ کے تحت تخمینہ کردہ زرعی انکم ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری پر اٹھائے گئے اعتراض کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

دو ذیلی تنازعات جو ہمارے سامنے اٹھائے جانے کی کوشش کی گئی تھی، ان کا مختصر طور پر حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ جن 42 گاؤں میں سے اپیل کنندہ کو جانچ افسر کے پاس مالک مانا جاتا ہے، ان میں سے دو گاؤں سال 1945 میں اس نے یورونی (اپیل کنندہ کے بیٹے کی بیوی) کو منتقل کر دیے تھے اور اس وجہ سے، ان گاؤں کی آمدنی پر اس کے ہاتھ میں ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ تشخیصی حکم سے ایسا لگتا ہے کہ یہ اعتراض زرعی انکم ٹیکس افسر کے سامنے اٹھایا گیا تھا اور اس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 14، شق (1) پر بھروسہ کرتے ہوئے اس دلیل کو مسترد کر دیا تھا۔ ان اپیلوں کے مقصد کے لئے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا تشخیصی افسر نے جو رائے اختیار کی تھی اس میں وہ صحیح تھا یا نہیں۔ ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضیوں میں یہ عرضی نہیں اٹھائی گئی تھی اور نہ ہی اس نے دونوں گاؤں کی آمدنی کے سلسلے میں کوئی راحت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ سوال کبھی بھی ہائی کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا اور ریاست اڑیسہ کے پاس اپیل کنندہ کے ذریعہ کئے گئے دعوے کو پورا کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ اس بنیاد پر کہ ہائی کورٹ میں یہ سوال کبھی نہیں اٹھایا گیا، ہم اس دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ جانچ افسر نے پایا ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس بیالیس گاؤں میں زمینیں ہیں، اپیل کنندہ کے ذریعے حکومت کو جمع کرائی گئی جائیدادوں کی فہرست میں صرف اٹھارہ گاؤں کا تعین کیا گیا تھا اور اس فہرست کو حکومت ہند نے قبول کیا تھا۔ اس بنیاد پر بھروسہ کرتے ہوئے، درخواست گزار کا کہنا ہے کہ وہ ان اٹھارہ گاؤں سے اپنی آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہاں تک کہ یہ عرضی بھی ہائی کورٹ میں کبھی نہیں اٹھائی گئی اور ہم ان اپیلوں سے نمٹتے ہوئے ایک ایسے سوال کی جانچ نہیں کر سکتے جس پر کبھی کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا، اور جس پر ہائی کورٹ نے کوئی نتیجہ نہیں دیا تھا۔

ہماری رائے کے مطابق اپریل 1958 کی دفعہ نمبر 307، 308 اور 309 ناکام ہو جاتی ہیں اور انہیں جرمانے کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔ سماعت کی ایک فیس ہوگی۔

اپریل خارج کر دی گئیں۔